امام کے لیے جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے والی جو وعید ہے کیا امام مسجد بھی اس میں شامل ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر امام مسجد جمعہ کے دن تاخیر سے آئے اور گردنیں پھلانگے بغیر آگے جانے کا کوئی اور راستہ نہ ہو تو اس کا آگے گردنیں پھلانگتے ہوئے جانا ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، اور حدیث پاک میں جو ممانعت ہے وہ بلاضرورت گردنیں پھلانگنے پر محمول ہے، لہذا امام اس وعید میں شامل نہیں ہوگا۔ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے "قال الحلبي وينبغي أن يقيد النهي عن التخطي بما إذا وجد بدا أما إذا لم يجد بدا بأن لم يكن في الوراء موضع وفي المقدم موضع فله أن يتخطى اليه للضرورة۔۔۔ وما ذكره في البحر وغيره من أن من وجد فرجة في المقدم له أن يخرق الثاني لأنه لا حرمة لهم لتقصيرهم يحمل على الضرورة أو على عدم الإيذاء أو على الاستئذان قبل خروج الإمام جمعا بين الروايات" ترجمہ: علامہ حلبی نے فرمایا: گردنیں پھلانگنے سے ممانعت کو اس صورت کے ساتھ مقید کرنا چاہیے کہ جب آگے جائے بغیر چارہ ہو، بہرحال جب آگے جائے بغیر چارہ ہی نہ ہو مثلاً پیچھے جگہ ہی نہ ہو اور آگے جگہ ہو تو ضرورتا گردنیں پھلانگ کر وہاں جاسکتا ہے۔ اور وہ جو بحر الرائق وغیرہ میں ذکر کیا کہ "جو اپنے آگے کشادگی پائے تو اسے گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی اجازت ہے کہ ان لوگوں کی کوتاہی کی وجہ سے ان کی کوئی حرمت نہیں" یہ حالت ضرورت پر یا ایذاء نہ دینے کی صورت پر یا امام کے نکلنے سے پہلے لوگوں سے اجازت لے کر جانے پر محمول ہے، روایات میں تطبیق دینے کے لیے۔ (طحطاوی علی المراقی، باب الجمعۃ، ص 523، دار الکتب العلمیۃ)

عمدۃ القاری میں ہے "وقال شارح الترمذي: ويستثنى من التحريم أو الكراهة: الإمام أو من كان بين يديه فرجة لا يصل إليها إلا بالتخطي، وأطلق النووي في (الروضة) استثناء الإمام ومن بين يديه فرجه، ولم يقيد الإمام بالضرورة ولا الفرجة بكون التخطي إليها يزيد على صفين. وقيد ذلك في (شرح المهذب) فقال: فإن كان إماما

لم يجد طريقا إلى المنبر والمحراب إلا بالتخطي لم يكره، لأنه ضرورة" ترجمہ : شارح ترمذی نے کہا : حرمت یا کراہت سے مستثنیٰ ہے امام یا وہ شخص جس کے سامنے خالی جگہ ہو، جس تک پہنچنے کا راستہ صرف نمازیوں کے درمیان سے گزرنا ہو۔ امام نووی نے الروضہ میں امام اور جس کے آگے خالی جگہ ہو، دونوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے، اور امام کے لئے ضرورت کی قید نہیں لگائی اور نہ ہی اس خلاء کے لئے یہ قید لگائی کہ اس تک پہنچنے کے لئے دو سے زائد صفیں پار کرنی پڑیں۔ لیکن "شرح مہذب" میں اس کی قید لگائی، پس کہا کہ اگر امام ہو اور اسے منبر یا محراب تک پہنچنے کے لیے سوائے گزرنے کے کوئی راستہ نہ ملے، تو یہ مکروہ نہیں، کیونکہ یہ ضرورت ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد6، صفحہ208، مطبوعہ : بیروت)

فتاویٰ جامعہ اشرفیہ میں علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : "گردنیں پھلانگنا بلا ضرورت منع ہے اور بضرورت اس کی اجازت ہے۔ مثلاً ایک شخص صف اول میں بیٹھا ہے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو گردنیں پھلانگ کر مسجد کے باہر جائے گا پھر وضو کرکے اپنی جگہ پر جائے تو کوئی حرج نہیں، یا فرض کیجئے کہ امام دیر میں آیا، مسجد بھر چکی ہے تو امام لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر محراب میں جائے گا تو (امام کا) یہ جانا بضرورت ہے اس لیے گردن پھلانگ کر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ جامعہ اشرفیہ، جلد5، صفحہ219، مجلس فقہی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، یوپی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4226

تاریخ اجراء : 21ربیع الاول1447ھ/15ستمبر2025ء